گورنر کا پیغام

سال 2018ء عالمی اور ملکی تناظرات دونوں میں واقعات سے بھرپور رہا۔ بڑھتی ہوئی تجارتی کشیدگی اور سخت ہوتے مالی حالات کے ماحول میں عالمی معاشی رفتار قدرے کم ہوئی۔ ملکی معیشت کو متنوع مشکلات درپیش رہیں۔ ملک کو پہلی ششماہی میں سیاسی تبدیلی کی بنا پر غیر یقینی کیفیات سے گذرنا پڑا۔ اس کے بعد بڑھتے ہوئے جڑواں خساروں اور مہنگائی کے بلند دباؤ نے استحکام کے لیے پالیسی اقدامات کو ضروری بنادیا جن سے توقع کے مطابق معاشی رفتار سست ہوگئی۔ نتیجے کے طور پر سرمایہ کاروں کا احساسات دبے رہے اور مالی منڈیوں خصوصاً بازارِ مبادلہ اور ایکویٹی مارکیٹوں میں تغیر پذیری بڑھ گئی۔ بازار کی حرکیات کے جواب میں مقامی کرنسی کی قدر کم ہوگئی اور کے ایس ای 100 اشاریہ گر گیا۔ تاہم شرح سود راہداری میکنزم کے ذریعے اور سیالیت کے بہتر حالات کی بنا پر بازارِ زر ہموار طور پر چلتا رہا۔

تاہم ان دشواریوں میں مالی ادارے درست طور پر کام کرتے رہے اور انہوں نے مالی وساطت میں بہتری لانے میں مدد دی۔ مالی شعبے کے اہم کھلاڑی یعنی بینکوں نے مجموعی قرضوں کی رفتار بڑھانے میں کردار ادا کیا جن کی نمو 22 فیصد رہی جبکہ ادائیگی قرض کی صلاحیت اور سیالیت کے خاکے مضبوط رہے۔ ان کی شرح کفایتِ سرمایہ 16.2 فیصد رہی جو بین الاقوامی نشانیے سے خاصی اوپر ہے اور غیر فعال قرضوں کا تناسب کم ہوکر 8 فیصد رہ گیا حالانکہ 2008ء کے دوران غیر فعال قرضوں میں کچھ اضافہ ہوا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک اور اس کے ماتحت مالی اداروں کی مشترکہ کوششوں سے مالی شمولیت میں وسعت آئی۔ خصوصاًمالی شمولیت کی قومی حکمت عملی پر چلنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای، ہاؤسنگ، زراعت کے ترجیح شعبوں کی مالی رسائی بڑھانے اور اسلامی بینکاری اور ڈجیٹل مالی خدمات کو فروغ دینے کے لیے پالیسی اقدامات کیے۔

مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے دوررس مقصد کے پیش نظر اسٹیٹ بینک ''وژن 2020ء'' کے تحت عالمی اور ملکی حالات کا بغور جائزہ لے رہا ہے اور، جہاں ضروری ہو، اقدامات کررہا ہے۔ زیر نظر 'مالی استحکام کا جائزہ' میں ابھرتے ہوئے خطرات کو مفصل طور پر جانچا گیا ہے اور مالی شعبے کے استحکام کو بڑھانے کے لیے کیے گئے اقدامات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ابھرتے ہوئے چیلنجوں میں اسٹیٹ بینک نے مجموعی اے ایم ایل/سی ایف ٹی نظام کو مضبوط کرنے کی کوششیں تیز کردی ہیں اور سائبر لچک کو تقویت دی ہے۔ علاوہ ازیں اسٹیٹ بینک نے 'اہم ملکی بینک بلحاظ نظام' (DSIBs) کے تعین کے لیے ضابطہ کارانہ رہنما خطوط متعارف کرواکے، مالی شعبے کے ضابطہ کاراداروں کے مابین رابطہ کاری بڑھا کر اور اہم جامع قومی مالی استحکام کونسل (NFSC) کی تشکیل کے لیے کوششیں تیز کرکے میکرو پروڈنشل پالیسی فریم ورک کی جانب پیش رفت کی ہے۔

مجھے امید ہے کہ متعلقہ فریق اس رپورٹ کو مفید اور معلوماتی پائیں گے۔ تجاویز، تبصروں اور آراء کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

ڈاکٹر رضا باقر